Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز اتوار

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۱۷ صفر ۱۳۹۲ھ ۲ شہادت ۱۳۵۱ھش ۲ اپریل ۱۹۷۲ء | نمبر ۷۵

اخبار احمدیہ

ربوہ۔ یکم شہادت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۳۱ امان کی رپورٹ مظہر ہے کہ:۔

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور کی صحت و سلامتی کے لئے اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا حرم حضور ایدہ اللہ کی صحت کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ۔ یکم شہادت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب حضرت سیدہ ممدوحہ کی صحت و سلامتی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

مرکز سلسلہ احمدیہ ربوہ میں مسجد اقصیٰ کی پُرشکوہ اور وسیع و عریض عمارت کا افتتاح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے بصیرت افروز خطبہ جمعہ اور اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ افتتاح فرمایا

تعمیر بیت اللہ کے مقاصد کو ہمیشہ پیش نظر رکھو کیونکہ ہماری ترقیات انہیں سے وابستہ ہیں

ربوہ یکم شہادت۔ کل ۳۱ امان ۱۳۵۱ھش مطابق ۳۱ مارچ ۱۹۷۲ء بروز جمعۃ المبارک سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک نہایت بصیرت افروز اور روح پرور خطبہ جمعہ اور نماز جمعہ میں اللہ تعالیٰ کے حضور نہایت متضرعانہ اور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ مرکز سلسلہ میں تعمیر ہونے والی اس عظیم الشان اور وسیع و عریض جامع مسجد کا افتتاح فرمایا جس کا نام حصول برکت کے لئے مسجد اقصیٰ رکھا گیا ہے اور یوں خلافت ثالثہ کے مبارک عہد میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ دیرینہ خواہش اور تمنا احسن رنگ میں پوری ہوئی کہ ربوہ میں ایک نہایت وسیع اور شاندار جامع مسجد تعمیر کی جائے۔ واضح رہے کہ مسجد اقصیٰ کی موجودہ زمین (جو کہ محلہ دارالرحمت شرقی میں پہاڑی کے دامن میں اس جگہ واقع ہے جہاں پر جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ منعقد ہوتا ہے) خود حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ہی اس مسجد کے لئے مخصوص فرمائی تھی۔

اس مسجد کی پُرشکوہ اور جاذب نظر وسیع عمارت کا سنگ بنیاد آج سے ساڑھے پانچ سال قبل حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے ۲۸ اکتوبر ۱۹۶۶ء کو اپنے دست مبارک سے رکھا تھا۔ الحمد للہ کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے بے پایاں فضل و برکت سے اسکی تکمیل کا مبارک دن دکھایا۔

چونکہ ۳۱ امان کو ہی تیسرے پہر جماعت احمدیہ کی ۵۳ ویں مجلس مشاورت کا اجلاس بھی شروع ہو رہا تھا اس لئے مقامی احباب کے علاوہ ملک کے طول و عرض سے احمدی جماعتوں کے نمائندگان کرام اور دیگر زائرین بھی کثرت کے ساتھ تشریف لائے ہوئے تھے اور انہیں بھی مسجد اقصیٰ کے افتتاح کی تاریخی تقریب میں شمولیت کی سعادت حاصل ہوئی۔

۱۲ بجے دوپہر کو جب نماز جمعہ کی پہلی اذان ہوئی تو اسکے ساتھ ہی مسجد اقصیٰ کے دروازے نمازیوں کے لئے کھول دیئے گئے اور احباب جوق در جوق مسجد میں داخل ہونے لگے۔ دیکھتے ہی دیکھتے مین ہال کے بعد صحن بھی نمازیوں سے پُر ہونے لگا۔ مسجد کی وسیع گیلری خواتین کے لئے مخصوص تھی مگر احمدی خواتین غیر معمولی طور پر اتنی کثرت کے ساتھ نماز جمعہ میں شامل ہوئیں کہ مستورات کے لئے جگہ ناکافی ثابت ہوئی۔

ٹھیک ایک بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بذریعہ کار تشریف لائے۔ استقبالیہ کمیٹی کے ارکان نے مسجد کی محراب کے باہر پورچ میں حضور کا پُرتپاک خیر مقدم کیا۔ استقبال کرنے والوں میں یہ اصحاب شامل تھے:۔

حضرت مولوی محمد الدین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید۔ و صدر مجلس انصار اللہ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب۔ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب۔ محترم سید داؤد احمد صاحب۔ محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ صدر انجمن وقف جدید۔ محترم الحاج مرزا عبد الحق صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ صوبہ پنجاب۔ محترم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ محترم چوہدری انور حسین صاحب امیر ضلع شیخوپورہ۔ محترم خواجہ محمد امین صاحب امیر ضلع سیالکوٹ۔ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب۔ محترم مولانا عبد المالک خان صاحب۔ محترم مولوی محمد عرفان صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ صوبہ سرحد۔ محترم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ بلوچستان۔ محترم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی۔ محترم ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب صدیقی امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد ڈویژن۔ محترم مولوی محمد صدیق صاحب صدر عمومی ربوہ۔ سید محمود احمد صاحب ناصر نمائندہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ بریگیڈیئر اقبال احمد صاحب شمیم سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن۔ چار غیر ملکی طلباء نے اپنے اپنے ملک کی اس موقعہ پر نمائندگی کی ان کے نام یہ ہیں:۔ ظفر احمد صاحب انڈونیشیا۔ محمد شمیم صاحب فجی۔ ذکر اللہ ایوب صاحب نائیجیریا۔ محمد یوسف صاحب یوسن گھانا۔ حضور نے ان سب احباب کو مصافحہ کا شرف بخشا اور پھر محراب میں تشریف لے گئے۔

جونہی حضور مسجد میں داخل ہوئے۔ ایک جانور محراب کے قریب اور چار جانور مسجد کے چاروں کونوں پر بطور صدقہ ذبح کئے گئے۔ ان کا گوشت بعد میں غرباء میں تقسیم کر دیا گیا۔

خطبہ جمعہ کیلئے لکڑی کا ایک نیا بلند منبر بنوایا گیا تھا۔ جو محراب میں موجود تھا۔ دوسری اذان کے بعد جو مکرم بشارت اللہ صاحب نے دی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسی منبر پر کھڑے ہو کر تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد اپنا بصیرت افروز خطبہ شروع فرمایا۔ خطبہ کے آغاز میں حضور نے سورۃ بقرہ کی وہ آیات تلاوت فرمائیں جن میں خانہ کعبہ کی تلاوت کا ذکر کیا گیا ہے اور پھر ان کی پر معارف تفسیر کرتے ہوئے بتایا کہ اس دنیا میں اصل مساجد تو تین ہی ہیں یعنی خانہ کعبہ۔ مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ جنہیں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل برکت دی گئی جو کہ انسانیت کا نچوڑ تھے۔ باقی سب مساجد تو ان مساجد کی ظلّ ہیں اور انہی کی وجہ سے برکت حاصل کرتی ہیں۔ ہم نے جو یہ مسجد بنائی ہے یہ بھی ان مساجد کی ہی ظلّ ہے اور اسکے دروازے قرآن مجید کے منشاء کے ماتحت ہر موحد کے لئے کھلے ہیں۔ خدا کرے کہ یہ مسجد بھی ہمیشہ اللہ تعالےٰ کے فضل کا مورد بنی رہے اور نمازیوں کی دعاؤں سے آباد رہے اور جن لوگوں نے اس کی تعمیر میں کسی نہ کسی رنگ میں حصہ لیا ہے یا اس کے لئے دعائیں کی ہیں خدا تعالیٰ ان کی سعی کو قبول فرمائے اور انہیں اپنی رحمتوں سے نوازے۔

حضور نے اس سلسلے میں تعمیر بیت اللہ کے ۲۳ مقاصد کی طرف اشارہ کرتے ہوئے یہ نصیحت فرمائی کہ یہ مقاصد ہمیشہ ہمارے پیش نظر رہنے چاہئیں کیونکہ ہماری ساری ترقیات انہیں کے ساتھ وابستہ ہیں۔

اس کے بعد حضور نے نماز جمعہ پڑھائی اور پھر واپس تشریف لے گئے۔ اس طرح حضور کے بصیرت افروز خطبہ اور پھر حضور کی اقتداء میں نماز ادا کرنے اور اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعائیں کرنے کے ساتھ مسجد اقصیٰ کی افتتاحی تقریب بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ کی مقدس سرزمین میں تعمیر ہونے والی "مسجد اقصیٰ" کی پُرشکوہ عمارت

مسجد کی تعمیر و تزئین کے بعض اہم اور دلچسپ کوائف

(۱) یہ عظیم الشان مسجد ستر ہزار مربع فٹ میں تعمیر کی گئی ہے۔ اس وقت تک اس کی تعمیر پر کم و بیش ۱۵ لاکھ روپیہ صرف ہو چکا ہے۔

(۲) اس مسجد کی تعمیر کا فیصلہ ۱۹۶۵ء کی مجلس مشاورت میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہدِ خلافت میں کیا گیا تھا۔ اس کی تعمیر کے تمام اخراجات ایک نہایت مخلص، فدائی اور مخیر احمدی نے اپنے ذمہ لے رکھے ہیں۔ جو اپنا نام ظاہر کرنا پسند نہیں کرتے۔

(۳) مسجد کا مین ہال جو کہ بغیر ستونوں کے کنکریٹ سے بنایا گیا ہے ۲۲۰ × ۸۰ فٹ ہے۔ بغیر ستونوں کے اتنا بڑا ہال ملک میں شاذ ہی کسی اور جگہ ہو۔ صحن کے ساتھ دونوں جانب ۱۵۵ × ۲۰ فٹ کے دو برآمدے ہیں اور صحن ۲۲۰ × ۱۸۰ فٹ پر مشتمل ہے۔ مجموعی طور پر مسجد میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہ یک وقت قریباً ۱۵ ہزار افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ مین ہال میں چونکہ کوئی ستون نہیں ہے اسلئے اس میں بیٹھے ہوئے تمام لوگ امام کی زیارت سے مشرف ہو سکتے ہیں۔

(۴) مسجد کے مسقف حصے میں مستورات کے لئے ایک وسیع گیلری ہے جو ۲۴۰ × ۲۰ فٹ پر مشتمل ہے۔ اس حصے میں سیمنٹ کی خوبصورت جالی کے ساتھ پردے کا نہایت معقول انتظام کیا گیا ہے۔

(۵) اس مسجد کو یہ شرف حاصل ہے کہ شروع سے لے کر آخر تک حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اسکی تعمیر میں ذاتی طور پر گہری دلچسپی لیتے رہے۔ حضور نے درجنوں بار خود تشریف لے جاکر اسے ملاحظہ فرمایا اور متعلقہ کارکنان کو نہایت اہم اور قیمتی ہدایات سے نوازا۔ اس امر کی حضور نے خاص طور پر بہت احتیاط کے ساتھ نگرانی فرمائی کہ عمارت کی تکمیل میں افادیت کا پہلو بہر حال مقدم رہے اور اخراجات میں کسی قسم کا بھی ضیاع نہ ہو بلکہ ہر ممکن کفایت سے کام لیا جائے۔ آخری بار حضور نے افتتاح سے ایک روز قبل ۲۰ر امان کو بعد نماز عصر مسجد اور اس کے افتتاح کے جملہ انتظامات کا معائنہ فرمایا۔

(۶) صحن کی جانب سے مسجد میں داخل ہونے کے گیارہ گیٹ ہیں۔ جن میں سے درمیانی دروازے کی محراب بہت بڑی ہے۔ چار بڑے مینارے ہیں اور دو چھوٹے مینار ہیں۔ ان کے گنبد سفید رنگ کے ہیں۔ بڑے گیٹ کے ارد گرد نہایت خوبصورت رنگ دار ٹائلز لگائی گئی ہیں جن کی وجہ سے مسجد کی خوبصورتی میں بہت اضافہ ہو گیا ہے۔

(۷) مسجد کی پیشانی پر دروازوں کے اوپر نہایت جلی روشن اور خوبصورت طور پر یہ الفاظ لکھے گئے ہیں:۔

الحکم للہ۔ لا غالب الا اللہ۔
لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔
القدرۃ للہ۔ النصرۃ للہ۔
الا بذکر اللہ تطمئن القلوب۔

(۸) مسجد کی دیواروں کی اونچائی ۲۵ فٹ ہے۔ تمام کھڑکیوں اور روشندانوں میں ایسا شیشہ استعمال کیا گیا ہے جس کی چمک اندر بیٹھنے والوں کی آنکھوں کے لئے تکلیف دہ نہ ہو۔ محراب کی طرف جہاں پورچ بنایا گیا ہے دو راستے الگ طور پر جاتے ہیں۔

(۹) مسجد کی تعمیر کے لئے حضور ایدہ اللہ کی عمومی نگرانی میں ایک کمیٹی مقرر کی گئی جس کے صدر محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ہیں۔ سیکرٹری کے فرائض گذشتہ اکتوبر تک محترم شیخ مبارک احمد صاحب سرانجام دیتے رہے۔ جس کے بعد اب محترم بریگیڈیئر اقبال احمد صاحب شمیم اس نازک اور اہم ذمہ داری کو ادا کر رہے ہیں۔ آپ کی عدم موجودگی میں محترم چوہدری ظہور احمد صاحب قائمقام سیکرٹری ہوتے ہیں۔

(۱۰) اس مسجد کا نقشہ چودھری عبد الرشید صاحب احمدی چارٹرڈ آرکیٹیکٹ سابق پروفیسر انجنیئرنگ یونیورسٹی لاہور حال مقیم لنڈن نے تیار کیا۔ چودھری نذیر احمد صاحب انجنیئر شروع سے کر اکتوبر ۱۹۷۱ء تک کام کی نگرانی کرتے رہے۔ بہت سے دیگر احمدی انجنیئر بھی تعمیر میں گہری دلچسپی لیتے رہے اور مشورہ دیتے رہے۔ ان کے علاوہ بعض دیگر قابل اور مشہور انجنیئروں کو بھی وقتاً فوقتاً مشورہ کے لئے بلایا جاتا رہا۔ تاکہ اگر کسی جگہ بھی کوئی نقص نظر آئے تو اس کی نشاندہی اور اصلاح ہو سکے۔

(۱۱) مسجد میں یک صد برقی پنکھے لگائے گئے ہیں۔ مسجد کے ملحق ۲۰ غسلخانے ۱۲ لیٹرین اور ۲۲ طہارت خانے ہیں مستورات کے لئے علیحدہ غسل خانوں اور لیٹرین کا انتظام ہے۔ وضو کے لئے کثرت سے نلکے لگائے گئے ہیں۔ ان سب میں فلش سسٹم ہے۔

(۱۲) پانی کی فراہمی کے لئے قریبی پہاڑی پر ۹۰ فٹ کی بلندی پر ایک ٹینکی بنائی گئی ہے جس میں پندرہ ہزار گیلن پانی سما سکے گا۔ اس ٹینکی میں پانی لانے کے لئے ۶ انچ بور کا ایک ٹیوب ویل ۲۷ سو فٹ کے فاصلہ پر ایسی جگہ لگایا گیا ہے جہاں پر پانی میٹھا ہے۔

(۱۳) روشنی کا بھی نہایت معقول اور اعلیٰ انتظام ہے۔ لائٹ پوائنٹس کی تعداد دو صد ہے۔ ۶ فلڈ لائٹ صحن کے لئے ہیں جہاں ۵۰۰ وولٹ کے مرکری بلب نصب ہیں۔ ایک فلڈ لائٹ سائیکل پارک اور ایک کار پارک کے لئے ہے۔

(۱۴) تعمیر کمیٹی کے ارکان کے طور پر صدر اور سیکرٹری کے علاوہ جو اصحاب کام کرتے رہے ہیں اُن کے نام حسب ذیل ہیں:۔

محترم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب
محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب
محترم سید میر داؤد احمد صاحب۔
محترم چوہدری ظہور احمد صاحب۔
محترم مولٰنا عبد المالک خانصاحب
محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ۔
محترم میاں عبد الحق صاحب رامہ۔
محترم شیخ محبوب عالم صاحب خالد۔
محترم بشیر احمد خان رفیق صاحب۔
محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری۔

(۱۵) مسجد میں جانے کے لئے وسیع راستے اور سڑکیں بنائی گئی ہیں جن کے درمیان مختلف قطعات میں گھاس اور پھولوں کے پودے لگائے جا رہے ہیں۔ اس کی وجہ سے مسجد کا ماحول بہت سرسبز اور خوبصورت منظر پیش کرے گا۔ انشاء اللہ

بالآخر اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ اس عظیم الشان مسجد کی تعمیر و تکمیل کو ہر لحاظ سے اسلام اور احمدیت کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ اس مسجد کو کثرت کے ساتھ نیک اور متقی نمازی عطا کرے۔ اور اسے اپنی لامحدود رحمتوں اور فضلوں کا مہبط بنائے۔

جس مخلص۔ فدائی اور مخیر احمدی بھائی کو اس کی تعمیر کے لئے جملہ بھاری اور گرانقدر اخراجات ادا کرنے کی خاص اور غیر معمولی توفیق عطا ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی جناب سے انہیں اس کا اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ اور انہیں اور ان کی اولاد کو اپنے خاص الخاص فضلوں کا مورد بنائے۔ اور دیگر جن احباب اور کارکنوں کو کسی نہ کسی رنگ میں اس کی تعمیر میں حصہ لینے کی توفیق ملی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں بھی جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور انہیں اپنی رضا کا وارث بنائے۔ آمین۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی اپنے خطبہ جمعہ (۱۳ر امان) میں ان سب کے لئے خصوصی دعائیں کرنے کی تحریک فرمائی ہے۔

ہنگامِ رزم ڈھال ہے میری مرا امام

کس کی ادائے کُن فیکوں کا ہے اہتمام
احسانِ نورِ صبح یا حُسنِ سوادِ شام

کس نے کیا ہے دل کو وفا آشنا مرے
کرتا ہوں ہر نگاہِ محبت کا احترام

دل سوزِ انتقام سے جلتا نہیں مرا
دُشنام دے رہے ہیں جو اُنکو مرا سلام

میں بھی تنک مزاج تھا میں بھی تھا شعلہ خُو
کی میری سرکشی کسی عیسٰے نفس نے رام

روشن ہے میری بزم، خلافت کے نور سے
ہنگامِ رزم ڈھال ہے میری مرا امام

ناہید اب مجھے بھی وہ پہچانتے تو ہیں
کام آ گئی مرے مری گستاخیٔ کلام

(حبیب الرحمٰن ناہید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا

(از مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب سابق ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

"مصلح موعودؓ" کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی جس غیر مبہم ۔ غیر مشتبہ ۔ واضح اور قطعی طور پر پوری ہوئی وہ اپنی مثال آپ ہے ۔ اس عظیم الشان پیشگوئی کی عظمت اور اہمیت کو سمجھنے کے لئے اس کے پس منظر کو مدنظر رکھنا ضروری ہے ۔

۱۸۸۴ء میں جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معرکۃ الآراء تصنیف "براہین احمدیہ" شائع ہوئی جس میں حضور نے اسلام ۔ بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی فضیلت بیان فرمائی تو سبھی دشمنان اسلام اور غیر مذاہب کے مشنری جن میں پنڈت لیکھرام اور منشی اندرمن مرادآبادی پیش پیش تھے ۔ اسلام کی مخالفت پر کمربستہ ہو گئے ۔ غیر مسلم تو الگ رہے خود مسلمانوں کے ایک طبقہ نے بھی اسلام کے اس بطل جلیل کے خلاف لکھنا شروع کر دیا ۔ اس پر حضور نے دعاؤں اور استخارہ کے بعد چالیس دن تک ہوشیارپور میں چلّہ کیا کہ تا حضور ان تمام وساوس کو جو اسلام کے خلاف پھیلائے جاتے ہیں اور ان تمام حملوں کو جو اسلام اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کئے جاتے ہیں کامیابی سے دور کر سکیں اور اسلام کی محافظت اور دشمن کے حملوں کے دفاع کا فرض پوری خوش اسلوبی کے ساتھ سرانجام دے سکیں ۔

اللہ تعالیٰ نے حضور کی دعاؤں کو شرف قبولیت بخشا اور حضور نے اللہ تعالیٰ کے انکشاف کے ماتحت ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو ایک اشتہار لکھا جس میں رقم فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اپنے الہام سے مخاطب کر کے ایک رحمت کا نشان دینے کا وعدہ فرمایا ہے ۔ چنانچہ میرے ہی تخم سے اور میری ہی ذریت و نسل سے ایک وجیہہ اور پاک لڑکا مجھے عطا کیا جائے گا ۔

دشمنوں نے اس اشتہار کے شائع ہونے پر یہ اعتراض کیا کہ بھلا یہ کیا پیشگوئی ہوئی کہ میرے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوگا ۔ کیا لوگوں کے ہاں لڑکے پیدا نہیں ہوا کرتے ۔ اس پر حضور نے ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء کو ایک اور اشتہار شائع فرمایا اور اس میں تحریر فرمایا کہ ۔

"بفضلہ تعالیٰ و احسانہ و ببرکت
حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ
علیہ وسلم خداوند کریم نے اس عاجز
کی دعا کو قبول کر کے ایسی بابرکت
روح بھیجنے کا وعدہ فرمایا ہے جس
کی ظاہری و باطنی برکتیں تمام
زمین پر پھیلیں گی ۔"

اس کے ساتھ ہی حضور نے یہ تشریح بڑھا دی کہ

"ایسا لڑکا بموجب وعدہ الٰہی ۹
سال کے عرصہ تک ضرور پیدا ہوگا
خواہ جلد ۔ خواہ دیر سے بہرحال
اسی عرصہ کے اندر پیدا ہو جائے گا"

اسی طرح حضور نے محض ایک لڑکے کی پیدائش ہی کی خبر نہ دی بلکہ ایک ایسے لڑکے کی پیدائش کی پیشگوئی فرمائی جو نو سال کے اندر پیدا ہوگا ۔

"تا دین اسلام کا شرف اور
کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر
ظاہر ہو"

وعدہ الٰہی کے مطابق یہ موعود لڑکا ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو پیدا ہو گیا ۔ حضور نے اس موعود لڑکے کی متعدد صفات کا ذکر کیا ہے جن میں سے صرف ایک علامت کا ہی اس وقت ذکر کروں گا اور وہ علامت یہ ہے کہ یہ موعود لڑکا دین کی خدمت کرتے ہوئے زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا ۔

مجموعی طور پر یہ پیشگوئی اور بالخصوص اس کے نام کا زمین کے کناروں تک پہنچنے والا حصہ جن غیر معمولی اور خارق عادت حالات میں پورا ہوگا ۔ پیشگوئی کی عظمت اور حقیقت حال کو سمجھنے کے لئے ان حالات کا مختصر ذکر کرنا بھی ضروری ہے ۔ سو جاننا چاہیئے کہ پسر موعود پیشگوئی کے مطابق ان دنوں پیدا ہوا جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عمر پچاس سال سے بھی تجاوز کر چکی تھی ۔ جب کہ اکثر لوگوں کے ہاں پیدائش کا سلسلہ بند ہو جاتا ہے اور یَھَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ اِنَاثًا کے مطابق بعض کے ہاں تو لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں ۔ لڑکے پیدا ہی نہیں ہوتے یا اوقات لڑکے ہوتے بھی ہیں تو فوت ہو جاتے ہیں ۔ بہرحال یہ لڑکا پیدا ہوا ۔ مقررہ مدت کے اندر پیدا ہوا ۔ جلد جلد بڑھا اور باوجود اس امر کے کہ اس کی صحت خراب رہتی تھی وہ زندہ رہا اور اسے زندہ رہنا تھا کہ "تا اس کے ذریعہ خدا تعالیٰ اپنی پیشگوئیوں کو پورا کرے اور لوگوں کے سامنے اسلام اور احمدیت کی صداقت کا ثبوت مہیا کرے ۔ منصب خلافت پایا ۔

منصب خلافت پر فائز ہو جانے کے بعد اسے خلافت کے نظام کو چلانے ، بعض کے اعتراضات کا جواب دینے ۔ سلسلہ کی تبلیغ کو بڑھانے اور جماعت کو مستحکم کرنے کے لئے روپیہ کی ضرورت تھی لیکن خزانہ میں صرف چند آنے موجود تھے اور سلسلہ پر اٹھارہ ہزار روپیہ کا بار تھا اس بے سروسامانی کے عالم میں خدا تعالیٰ نے ایسے سامان پیدا کر دیئے کہ اسلام کا درد رکھنے والے اس اولوالعزم خلیفہ کے متبعین کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہوتا چلا گیا ۔ ایسے متبعین جو اپنے مرشد کی ہر آواز پر لبیک کہنے والے تھے ۔ اور اسی کے زیر اثر وہ پروانوں کی طرح دھن نچھاور کرنے کی سعادت پانے میں ایک دوسرے سے سبقت حاصل کرنے کے جذبہ سے مخمور تھے ۔ دیکھتے ہی دیکھتے جماعت کی مالی حالت بہتر ہونے لگی ۔ یہاں تک کہ اس غریب اور کمزور لیکن خدا کی جماعت کا بجٹ سینکڑوں سے بڑھ کر لاکھوں تک جا پہنچا ۔ لیکن تبلیغ کے لئے محض مال کی ہی ضرورت نہیں تھی ۔ اس کے لئے ایسے بے نفس ۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ۔ واقفین زندگی اور درویش طبع افراد کی بھی ضرورت ہوتی ہے ۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو ایسے ہی مناد اور مبلغ بھی دیئے جو اکناف عالم میں اس کے دین کا پرچار کرنے پر مامور ہوئے ان کی مساعی جمیلہ مشکور ہوئیں ۔ اسلام اور مصلح موعود کا نام پیشگوئی اور منشاء الٰہی کے عین مطابق زمین کے کناروں تک پہنچا ۔

بعض لوگوں کی طرف سے یہاں یہ شبہ پیدا کیا گیا ہے کہ دنیا میں کئی ایسے افراد پیدا ہوئے ہیں جنہوں نے بین الاقوامی شہرت پائی اور ان کا نام زمین کے کناروں تک پہنچا ۔ اس لئے "مصلح موعودؓ" کا نام زمین کے کناروں تک پہنچنا کوئی غیر معمولی بات نہیں ۔

اس ضمن میں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ سوال یہ نہیں کہ شہرت زمین کے کناروں تک پہنچے گی ۔ بلکہ پیشگوئی یہ تھی کہ ایک ایسا لڑکا پیدا ہوگا جو دین اسلام کی خدمت ۔ قرآن کریم کی تعلیم کو پھیلانے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے اظہار کی وجہ سے ساری دنیا میں مشہور ہوگا اور باوجود نامساعد حالات کے ایسا ہی ہوا ۔ کیونکہ اس وادی دنیا میں اس وقت بھی اور آج کل بھی سب سے زیادہ اسلام کی تحقیر کی جاتی ہے اور اس کی اشاعت کو روکنے بلکہ مسلمانوں کے وجود کو ہی صفحہ ہستی سے مٹانے کے پروگرام پر تمام غیر مسلم اقوام و مذاہب متفق ہیں ۔ خطۂ ارض پر جہاں کہیں بھی مسلمانوں کی اکثریت ہے ۔ وہ اقوام عالم کی نگاہوں میں کھٹکتی ہے ایسے حالات میں اسلام کی خدمت کرتے کرتے پسر موعود کا دنیا کے کناروں تک شہرت حاصل کر لینا اور قوموں کا اس سے برکت پانا ایک ایسی حقیقت ہے جس کی مثال ساری دنیا میں نہیں ملتی ۔

خلافت ثانیہ سے پہلے ہندوستان سے باہر صرف افغانستان ہی ایک ایسا ملک تھا ۔ جہاں کسی اہمیت کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام پہنچ چکا تھا ۔ اس کے علاوہ کسی اور ملک میں باقاعدہ جماعت موجود نہ تھی ۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ایسے وسائل اور سامان پیدا کر دیئے کہ جب ۱۹۴۴ء میں یہ انکشاف ہوا کہ حضور ہی "مصلح موعود" کی پیشگوئی کے مصداق ہیں تو اس وقت تک دور دراز کے چوبیس ممالک میں اسلام اور احمدیت کی تبلیغ ہو چکی تھی ۔ ہزاروں مسیحی اسلام میں داخل ہو چکے تھے اور حضور کا نام زمین کے کناروں تک پہنچ چکا تھا ۔

اب آئیے ہم زمین کے کناروں کو متعین کریں جہاں تک اسلام اور پیشگوئی کے مطابق حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام صحیح معنوں میں پہنچ چکا ہے ۔

زمین کے کنارے سے مراد اگر سمندر کا ساحل لیں جہاں خشکی ختم ہوتی ہے اور سمندر شروع ہوتا ہے ۔ یا زمین کا انتہائی شمالی آباد حصہ لیں ۔ انتہائی جنوبی ، مشرقی یا مغربی حصہ لیں یا کسی ایک براعظم کے چاروں کونے مراد لیں غرض کسی بھی جہت سے دیکھیں یہ حقیقت روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ لفظاً و معناً حضور کا نام زمین کے تمام کناروں تک پہنچ چکا ہے ۔ ایشیاء کے براعظم کے مشرقی کنارے سے مغربی کنارہ تک اور جنوبی کنارہ سے شمالی کنارہ تک حضور کا نام پہنچ چکا ہے ۔ حیفا (فلسطین) دمشق (شام) بیروت (لبنان) بغداد (عراق) مسقط عدن (عرب) طہران (ایران) بخارا (روس) کاشغر (ترکستان) ٹوکیو (جاپان) ہانگ کانگ (فلپائن) سبا (سابق بورنیو) ۔ جاوا سماٹرا ۔ سنگاپور ۔ برما ۔ سیلون اور ہندوستان تمام جگہوں پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام پہنچ چکا ہے ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

برِاعظم افریقہ کے شمالی کنارہ قاہرہ (مصر) سے عدیس ابابا (ایبے سینیا) تک مشرقی ساحل پر واقع ممالک کینیا۔ یوگنڈا ٹانگانیکا۔ تنزانیہ۔ زمبیا۔ مغربی کنارہ پر واقع ممالک۔ نائیجیریا۔ ٹوگو۔ آئیوری کوسٹ گھانا اپر وولٹا۔ لائبیریا۔ سیرالیون۔ گیمبیا اور اور انتہائی جنوبی کنارہ پر واقع کیپ ٹاؤن میں حضرت مصلح موعودؓ کے نام لیوا موجود ہیں اور سینکڑوں مخلص جماعتوں کے ساتھ ساتھ متعدد سکول کالج اور ہسپتال بھی ان علاقوں کے رہنے والوں کی دن رات خدمت کر رہے ہیں۔

یورپ کے تقریب تمام اہم ممالک میں ناروے سویڈن ڈنمارک سکاٹ لینڈ انگلینڈ سپین جرمنی ہالینڈ سوئٹزرلینڈ فرانس اٹلی پولینڈ ہنگری البانیہ یوگوسلاویہ وغیرہ میں حضور کا نام پہنچ چکا ہے براعظم امریکہ کے شمالی کینیڈا کے مختلف شہروں اور علاقوں میں جماعتیں قائم ہو چکی ہیں نیویارک پٹسبرگ واشنگٹن ڈیٹن اور شکاگو وغیرہ شہروں میں آپ کے نام لیوا موجود ہیں جنوبی امریکہ کے انتہائی شمالی کنارہ کے قریب ٹرینی ڈاڈ برٹش گی آنا اور ڈچ گی آنا میں مخلص جماعتیں موجود ہیں۔ اس کے انتہائی جنوب میں ارجنٹائن کا ملک اسلام کے نور سے منور ہو چکا ہے۔ متعدد جزائر میں حضرت مسیح موعودؑ کے پیرو موجود ہیں۔

اکناف عالم میں یہ انقلاب قرآن کریم کی مختلف زبانوں میں اشاعت بیسیوں بلاد میں شائع ہونے والے اخبارات و رسائل، حضور کے عہد میں تعمیر ہونے والی سینکڑوں مساجد اور تبلیغی مراکز کا رہین منت ہے۔ درجنوں مبلغین جنہیں زمین کے کناروں تک تبلیغ اسلام کی سعادت حاصل ہوئی اور اب بھی زندہ موجود ہیں۔ اس پیشگوئی کے سلسلہ میں شاہد ناطق ہیں۔

المختصر تاریخ اسلام میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا نام اور مقام اتنا بلند اور ناقابل فراموش ہے اور قرآن کی خدمت کے سلسلہ میں حضور کی مساعی اور کارنامے اتنے اہم ہیں کہ کوئی مؤرخ چاہے وہ کتنا ہی مخالف ہو۔ اسلام کی تاریخ سے حضور کا نام نہیں نکال سکتا۔ تاریخ اسلام اور حضورؓ کا مبارک نام گویا لازم ملزوم ہیں آپ فرماتے ہیں:۔

"خدا نے مجھے اس مقام پر کھڑا کیا ہے کہ خواہ مخالف کتنی ہی گالیاں دیں مجھے کتنا بھی بُرا سمجھیں بہرحال دنیا کی کسی بڑی سے بڑی طاقت کے اختیار میں نہیں کہ میرا نام اسلام کی تاریخ کے صفحات سے مٹا سکے۔"

چنانچہ حال ہی میں ایک مشہور آسٹرین رومن کیتھولک پادری کی ایک کتاب REBELLION OF PROPNETS شائع ہوئی ہے اس کتاب میں مذاہب کے بانیوں اور ان کی تعلیمات کا تذکرہ ہے۔ اس میں احمدیت کے ضمن میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ کی خدمات اسلام اور حضور کے کارناموں کو خاص تفصیل سے اور صحیح رنگ میں پیش کیا گیا ہے اور لکھا ہے کہ حضرت بشیر الدین محمود احمد نے نہایت مضبوط اور منظم جماعت پیدا کی۔ اور اس میں تبلیغ کا بے مثال جذبہ پیدا کیا۔ آپ کے عہد میں کتب و رسائل۔ احمدی علماء اور مبلغین کی وساطت سے مختلف ممالک اور اقوام سے تعلق رکھنے والے لاکھوں افراد اکناف عالم میں اسلام اور احمدیت سے روشناس ہوئے۔

الفضل ما شہدت به الاعداء

انگلستان میں یومِ مصلح موعودؓ کی بابرکت تقاریب

مکرم مولوی عطاء المجیب صاحب راشد ایم اے نائب امام مسجد لنڈن

۱۲ فروری کو مختلف جماعتہائے برطانیہ نے اپنی اپنی جگہوں پر پیشگوئی مصلح موعودؓ کے سلسلہ میں جلسے منعقد کئے ہر ایک جلسہ کی مختصر روئداد ذیل میں درج کی جاتی ہے

لنڈن:۔ لنڈن میں یہ جلسہ اتوار کو تین بجے بعد دوپہر محمود ہال میں منعقد ہوا محترم امام صاحب کی صدارت میں سب سے پہلے مکرم خالد اختر صاحب نے تلاوتِ قرآن کریم کی جو سورۃ جمعہ کی پہلی آیات پر مشتمل تھی۔ بعدہٗ مکرم داؤد احمد ناصر نے خوش الحانی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم "تخت جگر ہے میر محمود بندہ تیرا" پڑھ کر سنائی۔ مکرم امام صاحب نے جلسہ کی غرض و غایت اور پیشگوئی مصلح موعودؓ پر مختصراً روشنی ڈالی۔ جن کے بعد خاکسار عطاء المجیب راشد نائب امام نے پیشگوئی اور اس کا پس منظر بیان کیا کہ کن حالات میں یہ پیشگوئی کی گئی اور کس طرح حضرت مصلح موعودؓ کی پیدائش میں یہ نشان پورا ہوا۔ آپ کے بعد مکرم محمد ایوب صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم "تو نے یہ دن دکھایا محمودؓ پڑھ کے آیا" خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی اور پھر مکرم ڈاکٹر عبد الحمید صاحب نے انگریزی میں حضرت مصلح موعودؓ کے کارناموں پر روشنی ڈالی اور آپ کے کاموں کے ذریعہ آپ کی اولوالعزمی کا ثبوت پیش کیا بعدہٗ مکرم مرزا بشیر احمد صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کی نظم "نونہالان جماعت" پڑھ کر سنائی۔ مکرم منصور احمد صاحب ندیم نے "مقام مصلح موعودؓ" پر تقریر کی اور آپ کے بعد مکرم منصور احمد شاہ صاحب نے "دنیا کے کناروں تک شہرت پائے گا" کے موضوع پر خطاب کیا۔ مکرم خواجہ منیر الدین صاحب نے حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی نظم "اک جوان متقی" خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی جس کے بعد حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب نے احباب کو ذاتی تاثرات و عظیم شخصیت حضرت مصلح موعودؓ" کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ آپ نے اپنے خطاب میں اُن متعدد واقعات کا ذکر فرمایا جو حضور رضی اللہ تعالیٰ اور چوہدری صاحب موصوف کے ذکر فرمایا جو حضور رضی اللہ تعالیٰ اور چوہدری صاحب موصوف کے درمیان گذرے آپ کے خطاب کے بعد محترم امام صاحب نے دعا کروائی اور جلسہ برخاست ہوا۔ اس موقعہ پر خدا تعالیٰ کے فضل سے پانچ صد کے قریب موعودین اور بچے شامل تھے۔

جلنگھم میں جلسہ چرچ ہال میں دو تا پانچ بجے تک منعقد ہوا حاضری قریباً دو صد احباب تھی جن میں کچھ غیر احمدی احباب بھی شامل تھے تلاوت قرآن کریم مکرم محمد عباس احمد خانصاحب اور نظم مکرم عارف صاحب قریشی نے پڑھی۔ مکرم فضل کریم صاحب لون پریذیڈنٹ جماعت جلسہ کی غرض و غایت بیان کی اور حضور کی پیشگوئی پڑھ کر سنائی جس کے بعد انگریزی اور اردو میں مندرجہ ذیل احباب نے تقاریر کیں مکرم فرید احمد صاحب کھوکھر قریشی عبد العزیز صاحب۔ مرزا وسیم احمد صاحب محمد عباس خانصاحب الیاس احمد خان صاحب احمد دین صاحب۔ ناصر محمود احمد بٹ صاحب داؤد احمد صاحب کھوکھر ڈاکٹر یونس خانصاحب ڈاکٹر مرزا امین بیگ صاحب اللہ دتا صاحب گلبہائی۔ آخر میں مکرم فضل کریم صاحب لون نے احباب کا شکریہ ادا کیا۔

ھڈرز فیلڈ میں ۶ بجے شام جلسہ بکرم انوار الدین صاحب آمینی کی صدارت میں شروع ہوا تلاوت قرآن کریم مکرم بشیر احمد صاحب نے کی۔ مکرمہ ناصرہ گلزار نے نظم پڑھی اس کے بعد مندرجہ احباب نے مختلف موضوع پر تقاریر فرمائیں اور منظوم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائیں۔

۱۔ صلاح الدین صاحب آمینی ۲۔ ابرار الدین ۳۔ ثریا بیگم صاحبہ ۴۔ مکرم منور احمد صاحب ۵۔ شمس الدین صاحب ۶۔ بشریٰ پروین صاحبہ بعدہٗ مکرم انوار الدین صاحب آمینی نے دعا کروائی اور جلسہ کی کارروائی ختم ہوئی جلسہ کی حاضری خدا تعالیٰ کے فضل سے خوشکن تھی۔

پریسٹن میں مکرم شیخ صالح محمد کی صدارت میں جلسہ منعقد ہوا مکرم ملک عبد القدوس صاحب نے تلاوت قرآن کی اور نظم مکرم کرم دین صاحب نے پڑھی اس کے بعد مندرجہ ذیل احباب نے مکرم میاں عبد الرب صاحب اور مکرم ملک عبد الرؤف صاحب نے تقاریر فرمائیں اجتماعی دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

برمنگھم میں جلسہ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کے مکان پر منعقد ہوا جس میں ایک غیر احمدی دوست کو ۸ غیر احمدی احباب نے شرکت کی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد صدر جلسہ نے پیشگوئی المصلح الموعود پڑھ کر سنائی اور بعض واقعات سنائے نظم مکرم آدم چغتائی صاحب نے پڑھ کر سنائی۔ مکرم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب نے حضورؓ کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور جماعت کی خوشگوار ترقی کا ذکر کیا دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

مسابقت الی الخیر

مجالس انصار اللہ کو یہ سن کر کہ مجلس انصار اللہ مارٹن روڈ کراچی نے اپنا سال رواں کا سالانہ بجٹ جو بقدر -/۵۵۱ روپے ہے ماہ تبلیغ / فروری میں وصول کر لیا ہے یقیناً مسرت ہوگی اور مسابقت کا جذبہ بڑھے گا۔ گزشتہ سال بھی اپنا سارا بجٹ نصف سال گذرنے پر مرکز کو ادا کر دیا تھا۔ محترم مولوی عبد المجید صاحب زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ مارٹن روڈ کراچی اپنی ماہ فروری کی رپورٹ بھجواتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔ "خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کی عطا کردہ توفیق کے ماتحت ہم نے ماہ جنوری ۱۹۷۳ء میں ہی مبلغ پچیس سو روپے کی رقم فراہم کر کے مرکز میں جمع کرا دی اس کے بعد جو بقیہ رقم مرکز کو واجب الادا ہے وہ مبلغ ۷۸/۵۰-۲ روپے ہے الحمد للہ کہ یہ پوری رقم ماہ فروری ۱۹۷۳ء میں وصول کر لی گئی"

تمام مجالس دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجلس مارٹن روڈ کے عہدیداران و اراکین انصار اللہ کے اخلاص میں برکت دے اور ان کے مال و جان میں اضافہ فرمائے۔ اور دوسری مجالس کے عہدیداران و اراکین کو بھی ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حبوب مفید اٹھرا مرض اٹھرا کا مشہور اور کامیاب علاج مکمل کورس ۲۰ روپے ناصر دواخانہ
گولبازار ربوہ فون ۶۳۴
گول کچہری بازار لائلپور فون ۲۰۵۴

چندہ سائنس بلاک جامعہ نصرت

گذشتہ اعلان کے بعد جن بہنوں کی طرف سے اس مد میں چندہ موصول ہوا ہے ان کے نام شکریہ کے ساتھ شائع کئے جا رہے ہیں۔ اس مد میں اب تک ۶۷،۵۰۰ روپیہ جمع ہو چکا ہے ہمارے ذمہ ۷۵،۰۰۰ روپے ادا کرنے تھے اس طرح ۷،۵۰۰ روپیہ ابھی اور اس فنڈ میں جمع کرنا ہے بہنوں کو یہ سن کر خوشی ہوگی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۷ مارچ بروز سوموار ازراہ شفقت اس بلاک کا افتتاح فرما دیا ہے

(مریم صدیقہ)

محترمہ امۃ القیوم صاحبہ بیگم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری مبلغ فجی کل ادائیگی	ربوہ	۷۰۰٫۰۰
" بیگم صاحبہ ملک رشید احمد صاحب	لاہور	۲۰۰٫۰۰
" امۃ البشریٰ صاحبہ بیگم عبدالشکور صاحب اسلم	لاہور	۲۰۰٫۰۰
" سلیمہ بیگم صاحبہ چوہدری غلام رسول صاحب	لاہور	۲۱۳٫۰۰
" انیسہ خانم صاحبہ	واہ کینٹ	۴٫۰۰
" سعیدہ اصغر محمود صاحبہ	راولپنڈی	۲۵۰٫۰۰
" راشدہ مبارکہ صاحبہ	رحمان آباد ضلع لاشاہ	۳۰۰٫۰۰
محترم شیخ فضل حق صاحب	واہ کینٹ	۵٫۰۰
" محمد امین صاحب	اوکاڑہ	۵٫۰۰
" سید مہربان شاہ صاحب	پشاور	۱۲۶٫۰۰
" حکیم محمد افضل صاحب اوچ شریف ضلع	بہاولپور	۵٫۰۰
محترمہ زرینہ بیگم صاحبہ	"	۵٫۰۰
" نصرت آراء بیگم صاحبہ	لاہور	۵۰٫۰۰
محترمہ بیگم صاحبہ شیخ محبوب علی صاحب	کراچی	۵۰٫۰۰
" وحیدہ رشید صاحبہ رام سوامی	کراچی	۱۰٫۰۰
" زبیدہ وحید صاحبہ	"	۱۵٫۰۰
لجنہ ڈرگ روڈ	"	۱۴٫۷۵
لجنہ شاہدرہ ضلع لاہور		۳۰۱٫۰۰
لجنہ کراچی		۴۸٫۰۰
[illegible]		۷٫۰۰
لجنہ اڈہ چھبیل ضلع لاہور		۴٫۲۵
محترمہ سلطانہ عزیز صاحبہ گولبازار	ربوہ	۳۰۰٫۰۰
لجنہ اسلام آباد		۲۰۵٫۰۰
لجنہ لاہور		۲۳۳٫۱۳
لجنہ راولپنڈی		۳۴٫۲۷
سید مہربان شاہ صاحب پشاور		۱۳۹٫۵۰
صادقہ میر صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ		۳۰۰٫۰۰
محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ چوہدری رشید احمد صاحب باجوہ۔ گوجرہ		۵۰٫۰۰

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ بندہ ایک عرصہ سے عارضہ قلب بیمار ہے آج کل بعض ذہنی پریشانیوں کی وجہ سے دورہ دل کی شدت بڑھ گئی ہے احباب جماعت میری صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (ایچ نور علی خان ۵۵ فلیمنگ روڈ۔ لاہور)

۲۔ بندہ کی اہلیہ چند روز سے سخت بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامل و عاجل صحت عطا فرمائے آمین (رشید احمد کارکن بیت المال ربوہ)

۳۔ اہلیہ صاحبہ غلام دستگیر صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ شہر لائلپور یہاں سخت بیمار ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صاحبہ موصوفہ کو شفاء کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔
(شیخ محمد یوسف مسجد فضل لائلپور)

۴۔ مکرم جناب قاضی محمد رشید الرب صاحب انسپکٹر بیت المال کراچی اکثر بیمار رہتے ہیں علاوہ ازیں بعض مشکلات کی وجہ سے پریشان بھی ہیں۔ احباب سے ان کی صحت یابی اور ازالہ مشکلات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (چوہدری نذیر احمد سیالکوٹی نزیل احمدیہ ہال کراچی)

بواسیر کیلئے پائلز کیور PILES CURE
ملک بھر میں رائج اور مقبول۔ مکمل کورس دس روپے
دانت مت نکلوائیے
اینٹی پائیوریا۔ اینٹی کیریز اور ٹوتھ کیور سے مکمل علاج کریں تفصیلی رسالہ مفت
اکسیر اپھارہ شفتل برسیم سے ہونے والے اپھارہ کا فوری علاج
فی پیکٹ ۲/- درجن یا زیادہ پر ۲۵٪ کمیشن فہرست ادویات حیوانات مفت
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ۔ فون ۶۰۶

انصار اللہ توجہ فرمائیں

قیادت تربیت انصار اللہ مرکزیہ نے امسال کے لئے جو لائحہ عمل مرکزی مجلس سے منظور کرایا ہے اس میں ایک شق تربیت کے سلسلہ میں یہ رکھی گئی ہے کہ

"انصار احباب قرب الٰہی کے لئے مندرجہ ذیل امور کے لئے خاص طور پر کوشاں رہیں گے۔ (الف) اپنے نفس کا محاسبہ کرتے رہیں (ب) تہجد کی ادائیگی کے لئے کوشش کریں۔ (ج) ذکر الٰہی سے ہر وقت اپنے دل کو معمور رکھیں اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک تسبیح و تحمید اور درود و استغفار پر شدت سے کاربند رہیں۔"

انصار احباب اپنے محاسبہ میں دیکھیں کہ اس امر کی طرف ان کی توجہ ہے۔ اگر توجہ ہے تو کیا عملی طور پر اس میں قدم ترقی کی طرف ہے:

(قائد تربیت مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

انصار کا پروگرام

قیادت اصلاح و ارشاد کی خواہش ہے کہ ماہ اپریل کو بھی وقف عارضی کا مہینہ منایا جائے اور ہر مجلس کم از کم اپنے نصف انصار اس مفید تحریک میں شامل کرنے کی سعی کرے۔ اور ان سے وقف عارضی کے فارم پر کروا کر مرکز میں بھجوا دے۔

(قائد اصلاح و ارشاد انصار اللہ مرکزیہ)

زد جام عشق اسم بامسمّٰی طب یونانی کی مایہ ناز مقوی اعصاب دوا کورس ۴۰ روپے ناصر دواخانہ
گولبازار ربوہ فون ۶۳۴
گول کچہری بازار لائلپور فون ۲۰۵۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ میں جماعت احمدیہ کی ۵۳ ویں مجلس مشاورت شروع ہوگئی

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اجتماعی دعا اور ایمان افروز خطاب سے افتتاح فرمایا

غلبہ اسلام اور استحکام پاکستان کی خاطر ہر ممکن قربانی پیش کرنے اور خصوصی دعاؤں کی تحریک

ایجنڈے پر غور کرنے کے لئے چار سب کمیٹیوں کا تقرر

ربوہ یکم شہادت۔ کل ۳۱ امان ۱۳۵۱ھش مطابق ۳۱ مارچ ۱۹۷۲ء بروز جمعۃ المبارک ۴ بجے سہ پہر خدام الاحمدیہ کے وسیع و عریض ہال "ایوان محمود" میں جماعت احمدیہ کی ۵۳ ویں مجلس مشاورت اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ شروع ہوگئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشریف لا کر اجتماعی دعا اور ایمان افروز خطاب کے ساتھ مجلس مشاورت کا افتتاح فرمایا جس میں حضور نے گزشتہ ایک سال میں ہونے والے دنیا کے اہم تغیرات کا اور پاکستان کو جس المیہ کا سامنا کرنا پڑا اس کا ذکر کرتے ہوئے دعاؤں کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی اور غلبہ اسلام اور استحکام پاکستان کی خاطر ہر ممکن قربانی اور جدوجہد کرنے کی احباب جماعت کو تلقین فرمائی۔ حضور کی تقریر کے بعد ایجنڈے پر غور کرنے کے لئے چار سب کمیٹیوں کا تقرر عمل میں آیا۔

حضور کی تشریف آوری اور اجتماعی دعا

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ۴ بجے سہ پہر بذریعہ کار ایوان محمود میں تشریف لائے جملہ نمائندگان نے جو کہ ملک کے طول و عرض سے تشریف لائے ہوئے تھے کھڑے ہو کر حضور کا خیر مقدم کیا۔ حضور کے کرسی صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو کہ حضور کے ارشاد پر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے کی۔ آپ نے سورۃ شوریٰ کا چوتھا رکوع تلاوت فرمایا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد حضور نے فرمایا اب ہم اجتماعی دعا کریں گے۔ ہماری اصل اور حقیقی دعا تو یہی ہے کہ خدا وہ دن جلد لائے جب ساری دنیا پر اسلام غالب آجائے۔ دنیا بھر کے قلوب میں حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت پیدا ہو جائے اور انسانیت توحید خالص پر قائم ہو جائے۔ یہ ایک ایسی دعا ہے جس میں ساری ہی دعائیں آجاتی ہیں۔ مثلاً پاکستان کی مضبوطی اور استحکام کی دعا بھی اس میں شامل ہے کیونکہ آج اللہ تعالیٰ نے پاکستان کو ہی غلبہ اسلام کا مرکز بنایا ہے اور جماعت احمدیہ کی ترقی کی دعا بھی اس میں شامل ہے کیونکہ اس جماعت کے کمزور کندھوں پر غلبہ اسلام کی عظیم مہم کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے ڈالی ہے۔ اجتماعی دعا میں جماعت کے سب بھائیوں کو بھی ہمیں یاد رکھنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت کرے انہیں ہر طرح کی بیماریوں اور پریشانیوں اور شیطانی وساوس سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

اس کے بعد حضور نے پُرسوز اجتماعی دعا کرائی۔

انصار اللہ کا علم انعامی

دعا کے بعد حضور کی اجازت سے مکرم نسیم سیفی صاحب قائد انصار اللہ مرکزیہ نے اعلان کیا کہ گزشتہ سال کی کارگزاری کے لحاظ سے مجلس انصار اللہ مارٹن روڈ کراچی اول رہی اس لئے وہ علم انعامی کی مستحق قرار دی گئی ہے مکرم سیفی صاحب کی درخواست پر حضور ایدہ اللہ نے اپنے دست مبارک سے علم انعامی انصار اللہ مارٹن روڈ کے ناظم اعلیٰ مکرم مولوی عبدالمجید صاحب کو عطا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی اس مجلس کیلئے مبارک کرے

حضور کا بصیرت افروز خطاب

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا گزشتہ سال دنیا کی سیاست میں ایک نیا موڑ آیا ہے جب کہ ایک تیسری اہم طاقت ـــ چین دنیا میں ابھر رہی ہے اور امریکہ نے اس کے ساتھ تعلقات بڑھانے کی کوشش کی ہے جس کی وجہ سے دنیا میں بڑی طاقتوں کی گروہ بندی میں تبدیلی واقع ہو گئی ہے اور ان حالات کا اثر دنیا بھر کے سیاسی اور اقتصادی حالات پر پڑا ہے جن سے ہم بھی باہر نہیں ہیں۔ یہ حالات بتاتے ہیں کہ آئندہ ۲۰، ۲۵ برس دنیا کے لئے اور انسانیت کے لئے واقعی بڑے نازک اور خطرناک ہیں۔ دنیا میں اگر کوئی دل ایسا ہے جو لوگوں کے دکھوں کے احساس سے تڑپ اٹھتا ہے تو وہ ایک احمدی کا دل ہے اس لئے ہماری جماعت کو خصوصیت سے یہ دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ دنیا پر ایسا فضل کرے کہ وہ ہلاکت اور تباہی کے جس راستے پر جا رہی ہے اس سے وہ بچ جائے۔

حضور نے گزشتہ ایک سال میں رونما ہونے والے پاکستان کے حالات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا پاکستان میں بڑا ہی دکھ دہ انقلاب آیا ہے جس سے نصف حصہ کٹ گیا اور ایسے طور پر کٹ گیا کہ اب تک وہاں (مشرقی پاکستان میں) خونریزی جاری ہے وہاں پر جو ظلم ہوا ہے اور ہو رہا ہے اس کا خیال کر کے ہماری راتوں کی نیند غائب ہو جاتی ہے در اصل یہ حالات شامت اعمال ہی کا نتیجہ ہیں اس لئے ہمیں خصوصیت کے ساتھ دعاؤں پر بہت زور دینا چاہیئے یہ تو ہمیں معلوم ہے کہ دنیا میں بالآخر اسلام نے غالب آنا ہے اور موجودہ حالات عارضی نوعیت کے ہیں اور یہ بھی ہمیں معلوم ہے کہ ظلم کی پاداش میں ظالم بالآخر ہلاک ہو جاتا ہے مگر اسکی ہلاکت بھی ہمارے لئے دکھ کا موجب ہوتی ہے کہ کیوں اصلاح کر کے وہ ہلاکت سے نہ بچا یہ حالات بتا رہے ہیں کہ دنیا اور ہمارا ملک دعاؤں کا بہت ہی محتاج ہے۔ پس خصوصیت کے ساتھ بہت دعائیں کرنی چاہئیں اور دعاؤں کے ساتھ ہی ساتھ ہمیں یہ کوشش بھی کرنی چاہیئے کہ مغربی پاکستان کے استحکام کے لئے خاص کوشش کریں ہر قسم کی قربانیاں پیش کریں۔ اور ہر وقت ہوش اور بیدار رہیں تاکہ دشمن یہاں پر اپنے منصوبے میں کامیاب نہ ہو حضور نے فرمایا مجھے ایک منذر خواب آئی ہے جس کی وجہ سے میں خاص طور پر یہ تحریک کرتا ہوں کہ احباب کو ملک کی خاطر صدقات کا بھی اہتمام کرنا چاہیئے ہر ایک کے ساتھ نیکی کا سلوک کرو اور غرباء کے دکھوں اور دردوں کا مداوا بننے کی کوشش کرو تاکہ اللہ تعالیٰ ہمارے ملک کو ہر قسم کے خطرات سے محفوظ رکھے

اس کے بعد حضور نے فرمایا گزشتہ سال رونما ہونے والا تغیر انقلاب اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور فضلوں کے جلوے لے کر آیا ہے یہ انقلاب اسلام کے حق میں افریقہ کی سرزمین میں ظاہر ہوا ہے۔

اس کے بعد حضور نے تفصیل کے ساتھ بتایا کہ کس طرح جو وہاں نصرت جہاں آگے بڑھو کی سکیم کے تحت احمدی ڈاکٹر بڑے اخلاص کے ساتھ دکھی انسانیت کی بے لوث خدمت کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ میں ایسی شفا رکھدی ہے کہ بڑے بڑے امراء اور رؤسا بھی ان کے پاس علاج کے لئے آتے ہیں۔

ہمارے ڈاکٹر غرباء کا تو مفت علاج کرتے ہیں مگر امراء سے جو فیس وصول کرتے ہیں اس سے قریباً دس لاکھ روپیہ کی خالص بچت ہوئی ہے حضور نے بتایا کہ اس وقت ۱۵ ڈاکٹر افریقہ کے مختلف ممالک میں خدمت کر رہے ہیں اور ۱۰ ہائر سکینڈری سکول کھل چکے ہیں جو تعلیمی میدان میں افریقہ میں خدمت سر انجام دے رہے ہیں۔ حضور نے بتایا کہ ۳۰ بیرونی ممالک کی احمدی جماعتوں نے نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں حصہ لیا ہے جب کہ چند سال قبل یہ حالت تھی کہ بیرونی ممالک سے برائے نام چندہ وصول ہوتا تھا مگر اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ جماعتیں اپنے پاؤں پر کھڑی ہو گئی ہیں اور اپنے اخراجات خود برداشت کرنے لگی ہیں

آخر میں حضور نے بعض ان روکوں کا ذکر فرمایا جو افریقہ میں مخالفین اسلام کی طرف سے حائل کی جا رہی ہیں۔ حضور نے فرمایا یہ روکیں ہمارے کام میں نہ پہلے کبھی روک بنی ہیں اور نہ آئندہ بنیں گی کیونکہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے ہماری لغت میں ناکامی کا لفظ نہیں ہے۔ اگر دنیا کوئی ایک راہ بند کرتی ہے تو اس کی جگہ خدا اور کئی راہیں کھول دیتا ہے کسی ماں نے ایسا بچہ نہیں جنا جو خدا کے فضلوں کو ہم پر بند کر دے پس اپنی ذمہ داریوں کو بشاشت کے ساتھ ادا کرتے ہوئے غلبہ اسلام کی شاہراہ پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جاؤ۔ ظاہری دولت کوئی چیز نہیں ہے ہماری اصل دولت ایک احمدی کے دل کا اخلاص ہے اور وہ قربانی ہے جو وہ پیش کرتا ہے اگر یہ دولت موجود ہے تو پھر ہمیں کوئی فکر نہیں ہے۔ خدا کے خوف سے لرزاں اور ترساں رہو اور اپنے مخلصانہ آنسوؤں کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے اس کی رحمت طلب کرتے رہو۔

حضور کا یہ نہایت درجہ روح پرور اور ایمان افروز خطاب کم و بیش ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔

حضور ایدہ اللہ کے اس خطاب کے بعد مندرجہ ذیل چار سب کمیٹیوں کا تقرر عمل میں آیا جبکہ حضور کے ارشاد پر محترم الحاج مرزا عبدالحق صاحب کو اس سلسلے میں حضور کے ساتھ بیٹھ کر کام میں ہاتھ بٹھانے کا فخر حاصل ہوا۔

(۱) سب کمیٹی برائے بجٹ صدر انجمن احمدیہ۔ صدر ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب سیکرٹری شیخ محبوب عالم صاحب خالد ناظر بیت المال

(۲) سب کمیٹی برائے بجٹ تحریک جدید و وقف جدید۔ صدر چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ سیکرٹری چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال

(۳) سب کمیٹی برائے تجاویز مقبرہ بہشتی و محکمہ تبشیر۔ صدر کیپٹن سید افتخار حسین صاحب سیکرٹری شیخ مظفر احمد صاحب

(۴) سب کمیٹی اصلاح و ارشاد و امور عامہ۔ صدر مکرم آدم خان صاحب سیکرٹری حافظ ڈاکٹر مسعود احمد صاحب

سب کمیٹیوں کے تقرر کے بعد ساڑھے چھ بجے یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

قرص نور محافظ جوانی جملہ شکایات کا علاج قیمت ۵ روپے ناصر دواخانہ
گول بازار ربوہ فون ۶۲۳
گلی کچہری بازار لائل پور فون ۲۰۵۴